

## 84291-فٹ بال کے کھلاڑی سے شادی کرنا

سوال

کیا جرمی کی فٹ بال ٹیم کے کھلاڑی سے شادی کرنا حلال ہے یا حرام؟

پسندیدہ جواب

اول :

فٹ بال کا کھلیل کچھ شروط کے ساتھ کھیلنا جائز ہے:

پہلی شرط :

یہ کھلیل مال پر نہ کھیل جائے، نہ تو دونوں ٹیموں کی جانب سے ہو، اور نہ ہی کسی ایک ٹیم کی جانب سے، اور نہ ہی کسی تیسری طرف سے؛ کیونکہ عوض یا انعام میں یہ مال دینا جائز نہیں، صرف ان معین مقابلہ بازی میں ہی مال دینا جائز ہے جو حجاج میں تقویت کا باعث ہوں۔

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"نیزہ بازی، یا گھر سواری، یا شتر سواری کے مقابلہ کے علاوہ کسی اور میں انعام نہیں ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1700) سنن نسائی حدیث نمبر (3585) سنن ابو داؤد حدیث نمبر (2574) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2878) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابو داؤد میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث میں استعمال کلمہ "السبق" کا معنی عوض یا انعام ہے۔

اور "النصل" تیر کو کہتے ہیں۔

اور "الخت" سے مراد اونٹ ہے۔

اور "الحافر" سے مراد کھوڑا ہے۔

بعض اہل علم نے ان تین اشیاء کے ساتھ ہر اس چیز کو ملحت کیا ہے جو حجاج اور نشرا دین میں مدد و معاون ثابت ہوں، مثلاً قرآن مجید، اور حدیث اور فقہ میں انعامی مقابلہ کرنا، تو اس میں انعامات دینے جائز ہیں۔

اس بنا پر دو یا زیادہ ٹیموں میں سے کامیاب ہونے والی فٹ بال ٹیم کو انعام میں دی جانے والی دغیرہ نہ تولیتی جائز ہے، اور نہ ہی دینی ائز ہے، یہ حرام میں شامل ہوتی ہے۔

دوسری شرط :

اس میں کوئی حرام کام مثلاً بے پر دگی اور ستر ننگا کرنا نہ پایا جائے، اور مرد کا سترناف سے لیکر گھٹنے تک ہے، اور یہ تو سب کو معلوم ہے کہ فٹ بال کھلینے والے کھلاڑی اپنی رانیں بھی نگی رکھتے ہیں، اور یہ حرام ہے۔

تیسرا شرط :

یہ کھلیں کھلاڑی کو کسی حرام کام کے ارتکاب کا باعث نہ بنے، مثلاً نمازوں کو ضائع کرنا، اور جمع اور نماز بجماعت رہ جانا، ہم افسوس کے ساتھ یہ کہیں گے کہ : کلبوں میں کھلینے والے ان کھلاڑیوں کی مجکی وجہ سے اکثر نماز رہ جاتی ہے، اور یہ سب کو معلوم ہے کہ نماز کو بغیر کسی عذر وقت سے موخر کر کے ادا کرنا کبیرہ گناہ ہے، اور سلف کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر عمداً ایسا کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے، اس لیے اس سے اجتناب کرنا بہت ضروری ہے۔

یہ اس کھلیں کوفی ذات دیکھنے کے اعتبار سے تھا، لیکن اس کھلیں کے مج رکھنے، اور ٹوڑنا منٹ منعقد کروانا، اور اس میں مال خرچ کرنا اور لوگوں کو اس میں مشغول کرنا، اور اس کی بنا پر اوقات ضائع کرنا، اور اس کی وجہ سے تعصباً کو زندہ کرنا، اور اس وجہ سے ہی مسلمان یا کافر، یا نیک و فاجر کو عزت و تحریم سے نوازا، حتیٰ کہ کھلاڑی لڑکے اور لڑکوں کے لیے مثال اور نمونہ اور آئینہ بیل بن جائے؛ تو اس کو منع کرنے اور روکنے میں کوئی شک و شبہ نہیں رہ جاتا، کیونکہ امت کو اس میں کئی ایک مصائب، اور جحالت و تخلف کا سامنا ہے، جو اس کھلیں میں مشغول ہونے سے کافی میں، جس میں لوگوں کا کئی ملین خرچ کر کے ضائع کر دیا جاتا ہے۔

شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کتے ہیں :

"اس طرح کے ورزشی کھلیوں میں اصل تجویز ہی ہے جبکہ یہ کھلیں کوئی مقصد اور ہدف رکھے، اور غلط اشیاء سے بری ہو، جس طرح ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الغزویۃ" میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے، اور شیخ تحقیقی الدین ابن تیمیہ رحمہ اللہ وغیرہ نے بھی اسے بیان کیا ہے، اور اگر اس میں جہاد اور کروفر یعنی حملہ کر کے نکلنے اور دوبارہ حملہ کرنے اور جسم میں چستی پیدا کرنے کی تدریب اور ٹریننگ ہوتی ہو، اور دامنی امراض کا قلع قلع اور روح کے لیے معنوی تقویت کا باعث ہے، تو اس وقت یہ مساحتیں میں شامل ہو گا جب کھلاڑی کی نیت اچھی ہو، اور سب کے لیے شرط ہے کہ یہ بدن اور جان کے لیے نقصان دہ نہ ہو، اور نہ ہی اس کے نتیجے میں بغض وعداً و عداً پیدا ہو جو کہ عام کھلاڑیوں کے مابین پیدا ہونے کی عادت ہوتی ہے۔ اور اس سے اہل اعمال سے انسان کو مشغول نہ کر دے، اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز سے روکے اور اس میں مانع نہ ہو۔

لیکن جو شخص بھی آج کل کی کھلیوں پر غور کریگا اور جس حالت میں آج کھلاڑی میں تو انہیں دیکھے گا کہ وہ بہت سے ایسے کام کرتے میں جو اس بات کے متعلق میں کہ ان سے رکا اور اجتناب کیا جائے، یہ تو اس کے علاوہ ہے جو اس کھلی میں پایا جاتا ہے کہ اس کی بنا پر لوگ دو گردہوں میں بٹ جاتے ہیں، اور جیتنے اور ہارنے والوں کے مابین خندوکیں اور بغض پیدا ہوتا ہے، یہ اس ٹیم کے حمایتوں کا گروہ ہے، اور وہ دوسری ٹیم کے حمایتی، جیسا کہ ظاہر ہے، اور اس کے ساتھ اس کھلی میں کھلاڑیوں میں تصادم اور جھوٹے کی صورت میں جسم کو بھی نقصان اور ضرر پہنچتا ہے، تو کھلی ختم ہونے تک کسی نہ کسی کھلاڑی کو کوئی زخم آچکا ہوتا ہے، یا اس کی کوئی ہڈی ٹوٹ پکلی ہوتی ہے، یا پھر وہ بے ہوش ہو چکا ہوتا ہے، اس لیے وہاں ایکموہیں گاڑیاں بھی ہر وقت تیار کھڑی ہوتی ہیں۔

اور اس میں یہ بھی شامل ہے کہ یہ مج اس وقت کروائے جاتے ہیں جب نماز کا وقت ہو، جس کی بنا پر کھلاڑیوں اور مج دیکھنے والوں کی نماز میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

اور یہ بھی ہے کہ : کھلاڑیوں کا اس بنا پر حرام کر دہ ستر ننگا ہوتا ہے مرد کا ستر گھٹنے سے لیکر ناف تک ہے، اس لیے آپ دیکھتے ہیں کہ ان کا باب اس آدمی ران تک ہوتا ہے اور نیکر پہن رکھی ہوتی ہے، اور بعض نے تو اس سے بھی کم پہنا ہوتا ہے۔

اور یہ معلوم ہے کہ ران ستر میں شامل ہوتی ہے، کیونکہ حدیث میں ہے:

"اپنی ران ڈھانپ کر رکھو، کیونکہ ران ستر میں شامل ہوتی ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (2797) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ کا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفرمان ہے:

"اپنی ران نیکی نہ کرو، اور نہ ہی کسی زندہ اور مردہ کی ران کو دیکھو"

سنن ابو داؤد حدیث نمبر (4015).

واللہ تعالیٰ اعلم۔ انتهى۔

ماخذ از: فتاویٰ الشیخ محمد بن ابراہیم جلد نمبر (8) سوال نمبر (1948).

اور الشیخ رحمہ اللہ یہ بھی کہتے ہیں:

"اب فٹ بال کھلینے والا کئی ایک برے کام کرتا ہے جس کا تقاضا ہے کہ اس کھلیل سے روکا جائے، ان ممنوعہ امور کا خلاصہ ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں:

اول:

ہمارے نزدیک یہ ثابت ہو جکا ہے کہ یہ کھلیل نماز کے اوقات میں کھلیلا جاتا ہے، جس کے نتیجہ میں کھلڑیوں اور مج دیکھنے والے یا تو نماز ترک کر دیتے ہیں، یا پھر نماز باجماعت ادا نہیں کرتے، یا پھر اس کی ادائیگی میں تاخیر کرتے ہیں۔

اور بغیر کسی شرعی عذر کے نماز کی وقت پر ادائیگی، یا نماز باجماعت کی ادائیگی میں حائل ہونے والے عمل کے حرام ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

دوم:

اس کھلیل کی طبیعت میں شامل ہے کہ لوگوں اور کھلڑیوں کو گروہوں میں تقسیم کر دیتا ہے، یا پھر فتنہ و فساد اور سینوں میں بغض و حقد اور کینہ پیدا کرتا ہے، اور یہ نتائج اس چیز کے بر عکس میں جس کی اسلام دعوت دیتا ہے، کہ لوگ آپس میں پیار و محبت اور بھائی چارہ سے رہیں، اور اپنے دلوں کو حسد و بغض اور کینہ و نفرت سے پاک صاف رکھیں۔

سوم:

اس کھلیل میں کھلڑی کے جسم اور بدن کو کھلڑیوں کے تصادم اور تھکڑا کی بنا پر خطرہ رہتا ہے، جس کا اوپر بیان ہو چکا ہے، اکثر طور پر جب کھلڑی مج سے فارغ ہوتے ہیں تو ان میں سے کوئی نہ کوئی کھلیل کے میدان میں بے ہوش کر گرا ہوتا ہے، یا اس کی ٹانگ یا بازو ٹوٹا ہوتا ہے اور اس کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ مج کے دوران ای بولینس گاڑی وہاں ضرور موجود ہوتی ہے، جو مج کے وقت ان کے بالکل قریب کھڑی کی جاتی ہے۔

چہارم :

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ورزش والی کھلیوں کی مباح ہونے کا مقصد اور غرض وغایت بدن اور جسم میں چھتی اور پھرتی پیدا کرنا، اور جہاد کی ٹریننگ، اور دائیٰ امراض کا قلع قمع ہے۔

لیکن اب فٹ بال کا کھلیل اس میں کوئی بھی ہدف نہیں رکھتا، کیونکہ اس میں وہ کچھ ممنوعہ کام شامل ہو چکے ہیں جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے، اس میں باطل طریقہ پر مال خرچ کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ بدن کو زخم آتے ہیں، اور کھلاڑیوں اور میج دیکھنے والوں کے دلوں میں بعض وکینس پیدا ہوتا ہے، اور فتنہ و فساد پھتا ہے۔

بلکہ معاملہ تو اس سے بھی بڑھ کر بعض مشاہدین کی جانب سے کسی نہ کسی کھلاڑی کو قتل یا اس پر زیادتی تک جا پہتا ہے، جیسا کہ کئی ماہ قبل ایک ملک اور علاقے میں دوران میج ہوا بھی ہے، بس یہی ایک چیز اس کھلیل کو روکنے کے لیے کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے "انتہی۔

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے :

"جو چیز تقویت دیتی ہے : جب مرتب اور مخصوص شکل میں ہو (جب اسکے لکبوں میں ہے) تو مطلقاً اس سے منع کرتا نظاہر ہے، تو اس میں نفس کا ضیاع اور اللہ کے ذکر سے روکنا پایا جاتا ہے، تو اس طرح یہ قمار بازی کے قریب ہوا، اور انہوں نے اسے ورزش کا نام دے رکھا ہے، حالانکہ یہ کھلیل ہے اور جہادی امور اس طرح کے نہیں ہوتے، اور اس کھلیل کو کھلینے والوں میں چاہے ہے خفت اور نرمی پائی جاتی ہے، لیکن وہ اس کے علاوہ کسی اور کام میں تحکاوث پر صبر نہیں کر سکتے۔

پھر اس میں کچھ دوسرا ایسی چیزیں بھی داخل ہوتی ہیں جو اس میں عوض بنا دیتی ہیں، اور یہ جو اور قمار بازی ہے، اور شریعت مطہرہ نے تو عوض اور انعام صرف ان مقابلوں میں رکھا ہے جو دین کی تقویت اور دین میں معاونت کا باعث ہوں، اگر دین کی تقویت ملتی ہو تو اس میں مقابلہ اور انعام کے ساتھ کھانا کھایا جاسکتا ہے۔

اور حدیث بیان ہوا ہے کہ :

"نیزہ، اور گھوڑے، اور اونٹ کے علاوہ کسی میں انعام نہیں"

حدیث میں بیان کردہ تین اشیاء پر قیاس کرتے ہوئے وہ چیز جو دین کی تقویت کا باعث ہو۔

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے :

"لیکن ایک یادو شخص گیند کو لڑھاتے پھریں، اور اس کے ساتھ غیر منظیم کھلیل کھلیل تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس میں کوئی ممنوعہ کام نہیں ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم" انتہی۔

سوال نمبر (1949).

دوام :

جب یہ ثابت ہو چکا تو ہم آپ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اس کھلڑی سے شادی مت کریں جو فٹ بال کھیلنے میں مشغول ہے، حتیٰ کہ وہ اس کھیل کو چھوڑنے دے، چاہے وہ کسی کلب کی طرف سے کھیلتا ہو یا باہر بھی کھیلتا ہو، خاص کر جب اس کے نتیجے میں آپ کو اس کے ساتھ رہنے کے لیے کفریہ ممالک میں رہنا پڑے، جہاں آپ اپنے اور اپنی اولاد کو قبضہ و فساد سے نہیں بچا سکیں گی، اور آدمی کے لیے کھیل کے ماحول میں اپنے دین کی بھی حفاظت کرنی مشکل ہو جاتی ہے، اور خاص کر کفار کے ممالک میں تو اور بھی مشکل ہے !!

مشرک اور کفار ممالک میں رہائش اختیار کرنے کے حکم کے متعلق آپ سوال نمبر (13363) کے جواب میں دیکھ سکتی ہیں۔

واللہ اعلم۔